چھٹی محرم

نوحہ

ششم ماہِ عزا کو کربلا میں حشر برپا تھا — حسینؑ ابنِ علیؑ سے منحرف سارا زمانہ تھا

خیامِ شاہِ دیں اکھڑوا رہے تھے نہر سے اعدا — علمدارِ حسین ابنِ علیؑ کو غیظ آتا تھا

یہاں تو روکتے تھے جنگ سے عباسؑ کو سرورؑ — لڑائی آج ہی ہو ہر شقی کا واں ارادہ تھا

چڑھا کر جس کو کاندھے پر پیمبرؐ فخر کرتے تھے — اسی ابنِ رسول اللہ پر فوجوں کا نرغہ تھا

بہ مجبوری ہٹائے اس نے اپنے خیمے دریا سے — کہ جس کی ملک میں اے مومنو ہر ایک دریا تھا

اِدھر تو نہر سے خیمے حرم کے اٹھتے جاتے تھے — اُدھر شبیرؑ کی آنکھوں سے جاری خوں کا دریا تھا

یہ کیسا انقلاب آیا زمانے میں کہ دریا پر — خیامِ اعدا کے اُس جا ہیں جہاں پر شہ کا خیمہ تھا

حباب اس غم سے اب تک سر ٹپکتے ہیں لبِ ساحل — کہ شاہِ بحر و بر کے واسطے دریا پہ پہرا تھا

یہ قسمت تھی جو اک شب بھی رہے اے فکرؔ روضہ پر
ہم ایسے عاصیوں کا کربلا میں کب ٹھکانہ تھا